مالِ وِراثت میں خیانت نہ کیجئے

پیشکش: مجلسِ اِفتاء (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُود شریف کی فضیلت

رحمتِ عالَم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رحمت نشان ہے: قیامت کے روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (1) وہ شخص جو میرے اُمتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری سنّت کو زندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مالِ وِراثت میں خِیانت نہ کیجئے

کسی شخص کے انتقال کے بعد اس کا چھوڑا ہوا مال ''میراث'' کہلاتا ہے اور اسے مُنْتَخَب اصول وقوانین کے مطابق میت کے رشتہ داروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ میراث کی تقسیم میں دنیا کی مختلف قوموں میں مختلف طریقے رائج رہے ہیں، جیسے جاہلیتِ عرب کے لوگ عورتوں اور بچوں کو میراث کے مال سے محروم رکھتے تھے، ان میں جو زیادہ طاقت ور اور بااثر ہوتا، وہ کسی تامل کے بغیر ساری میراث سمیٹ لیتا اور کمزوروں کا حصہ چھین لیتا جبکہ برصغیر کی قومیں اور دیگر علاقوں کے

1 ......البدور السافرة للسيوطي، ص ١٣١، الحديث: ٣٦٦.

www.dawateislami.net

لوگ عورتوں کو حصہ بالکل نہ دیتے تھے۔ یہ سب طریقے اعتدال سے دور اور عدل وانصاف کے تقاضوں کے خلاف تھے۔

تقسیمِ میراث اور دینِ اسلام کا اعزاز

دینِ اسلام کا یہ اعزاز ہے کہ اس نے جہاں دیگر معاملات میں افراط و تفریط کو ختم کیا وہیں ''تقسیمِ میراث'' کے معاملے میں بہترین طریقہ عطا فرمایا، محروموں کو حق دیا اور جابروں کو ان کی حدود میں رکھا اور ہر ایک کو اس کے مناسب حصہ عطا فرمادیا جیسے بطورِ خاص عورتوں اور یتیم بچوں کے حوالے سے خصوصی احکامات دیئے، عورتوں اور بچوں کو وراثت سے حصہ نہ دینے کی رسم کو باطل کرتے ہوئے قرآنِ مجید نے مرد وعورت میں سے ہر ایک کو اسکے والدین اور دیگر رشتہ داروں کے مالِ وراثت میں حصہ دار قرار دیا ہے اور خاص طور پر یتیم بچوں کے مال کی حفاظت کرنے، بوقتِ ضرورت انہیں ان کا مال دیدینے اور ان کے مال میں ہر قسم کی خیانت سے بچنے کا نہایت تاکیدی حکم دیا، اور انکا مال کھانے کو اپنے پیٹ میں آگ بھرنا قرار دیتے ہوئے جہنم میں جانے کا سبب قرار دیا ہے جبکہ یتیم کے سرپرستوں کو تنبیہ ونصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ایسے لوگوں کو یہ سوچنا چاہئے کہ اگر یہ انتقال کر جاتے اور اپنے پیچھے کمزور اولاد چھوڑ جاتے تو انکا کیا ہوتا تو جس طرح اپنی اولاد کے بارے میں فکر مند ہوتے اسی طرح دوسروں کی یتیم اولاد کے بارے میں فکر مند ہوں اور ان کے مال کے بارے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے خوف کرتے ہوئے احکامِ دین پر عمل کریں۔

www.dawateislami.net

تقسیمِ میراث اورفی زمانہ مسلمانوں کا حال

خوفِ خدااورفکرِ آخرت رکھنے والے مسلمان کے لئے اوپر بیان کردہ احکامِ قرآنیہ ہی نصیحت کیلئے کافی ہیں لیکن نہایت افسوس ہے کہ مسلمانوں میں کثرت سے دیگر مالی معاملات کی طرح وراثت کی تقسیم کے حکمِ قرآنی میں بھی بڑی کوتاہیاں واقع ہورہی ہیں، گویا میراث کی تقسیم میں جوظلم اور اِفراط وتفریط دینِ اسلام سے پہلے دنیامیں پایاجاتا تھاوہی آج مختلف صورتوں میں مسلمانوں کے اندربھی پایاجارہا ہے، جیسے لاعلمی کی بناپر عاق شدہ اولا د یا بیٹیوں کووراثت نہیں دی جاتی، یونہی بہت جگہ ان بیوہ عورتوں کوشوہر کی وراثت سے محروم کردیاجاتاہے جودوسری شادی کرلیں، جبکہ بہت سی جگہوں پر بطورِ ظلم یتیم بچوں کا مالِ وراثت چچا، تایاوغیرہ کے ظلم وستم کا شکار ہوجاتا ہے۔

اس سنگین صورتِ حال کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ اوراس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وراثت کے متعلق دیئے ہوئے احکامات پرعمل کی طرف راغب کرنے اور اِن احکام کی خلاف ورزی کرنے پرعذابِ الٰہی سے ڈرانے کے لئے یہ اہم رسالہ مرتب کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مختصر رسالے کومسلمانوں کے لئے نفع بخش بنائے اوراس کا مطالعہ کر کے انہیں اپنی اصلاح کی کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے، امین۔

دینِ اسلام اوراحکامِ میراث

میراث کی تقسیم چونکہ ایک اہم معاملہ ہےاوراس میں ظلم وستم، حق تلفی، مالی

www.dawateislami.net

بددیانتی اورآپس میں لڑائی فساد کا بہت اندیشہ ہے،اس لئے اللہ تعالیٰ نے ''میراث'' کے اکثر اَحکام قرآنِ پاک میں بڑی وضاحت سے بیان فرمائے ہیں اور اِن پر عمل کرنے کو متعدد انداز میں تاکید کے ساتھ بیان فرمایا جیسے شروع میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے اور یہ حکم بیان کرکے میراث کی تقسیم کا طریقہ بیان فرمایا،

یُوْصِیْكُمُ اللّٰهُ فِیْۤ اَوْلَادِكُمْۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَیْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَۚ وَ اِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُؕ وَلِاَبَوَیْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌۚ فَاِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّ وَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصِیْ بِهَاۤ اَوْ دَیْنٍ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے، بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے پھر اگر صرف لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر تو ان کے لئے ترکے کا دو تہائی حصہ ہوگا اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کے لئے آدھا حصہ ہے اور اگر میت کی اولاد ہو تو میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کے لئے ترکے سے چھٹا حصہ ہوگا پھر اگر میت کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کے لئے تہائی حصہ ہے پھر اگر اس (میت) کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ ہوگا، (یہ سب احکام) اس وصیت (کو پورا کرنے) کے بعد (ہوں گے) جو وہ

---

1 ......النساء: ۱۱.

www.dawateislami.net

(فوت ہونے والا) کر گیا اور قرض (کی ادائیگی) کے بعد (ہوں گے۔)

اور ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَ لَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَ اِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّ لَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور تمہاری بیویاں جو (مال) چھوڑ جائیں اگر ان کی اولاد نہ ہو تو اس میں سے تمہارے لئے آدھا حصہ ہے، پھر اگر ان کی اولاد ہو تو ان کے ترکہ میں سے تمہارے لئے چوتھائی حصہ ہے۔ (یہ حصے) اس وصیت کے بعد (ہوں گے) جو انہوں نے کی ہو اور قرض (کی ادائیگی) کے بعد (ہوں گے) اور اگر تمہارے اولاد نہ ہو تو تمہارے ترکہ میں سے عورتوں کے لئے چوتھائی حصہ ہے، پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں حصہ ہے (یہ حصے) اس وصیت کے بعد (ہوں گے) جو وصیت تم کر جاؤ اور قرض (کی ادائیگی) کے بعد (ہوں گے۔) اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ تقسیم کیا جانا ہو جس

www.dawateislami.net

فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ (1)

نے ماں باپ اور اولاد (میں سے) کوئی نہ چھوڑا اور (صرف) ماں کی طرف سے اس کا ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو ان میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ ہوگا پھر اگر وہ (ماں کی طرف والے) بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں شریک ہوں گے (یہ دونوں صورتیں بھی) میت کی اس وصیت اور قرض (کی ادائیگی) کے بعد ہوں گی جس (وصیت) میں اس نے (ورثاء کو) نقصان نہ پہنچایا ہو۔ یہ اللہ کی طرف سے حکم ہے اور اللہ بڑے علم والا، بڑے حلم والا ہے۔

میراث میں جو حصے مقرر کیے گئے، ان کی مقدار کی مکمل حکمت اور مَصلِحَت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، ہماری عقل و شعور کو اس کی گہرائی تک رسائی حاصل نہیں ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے حصے بیان کرنے کے بعد واضح طور پر ارشاد فرما دیا کہ

اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تمہیں معلوم نہیں کہ ان میں کون تمہیں زیادہ نفع دے گا، (یہ) اللہ کی

---

1 ……النسآء: ١٢.

www.dawateislami.net

حَكِيمًا (1) طرف سے مقرر کردہ حصہ ہے۔ بیشک اللہ بڑے علم والا، حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتا ہے:

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۳﴾ وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ یُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِیْهَا ۪ وَ لَهٗ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرے تو اللہ اسے جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ ہمیشہ ان میں رہیں گے، اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی (تمام) حدوں سے گزر جائے تو اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں (وہ) ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے رُسواکُن عذاب ہے۔

تقسیمِ میراث کی اہمیت

وراثت میں ہر وارث کو اس کا حق دینا کتنا ضروری ہے اس کا اندازہ اِس رکوع میں بیان کردہ چیزوں سے لگائیں:

(1)......شروع میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں وراثت تقسیم کرنے کا حکم دیتا ہے۔

---

1 ......النساء: ١١.

2 ......النساء: ١٣-١٤.

www.dawateislami.net

(2)......رکوع کے آخر میں فرمایا کہ وراثت کے احکام اللہ تعالٰی کی مقرر کردہ حدیں ہیں جنہیں توڑنے کی اجازت نہیں۔

(3)......جو وراثت کو کَمَا حَقُّہٗ تقسیم کرکے اطاعتِ الٰہی کرے گا اور حدودِ الٰہی کی پاسداری کرے گا وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جنت کے باغوں میں داخل ہوگا۔

(4)......جو وراثت میں دوسرے کا حق مارے گا اور حدودِ الٰہی کو توڑے گا وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نافرمان ہے۔

(5)......ایسا شخص جہنم کی بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا۔

(6)......اور جو شخص وراثت کے ان احکام کو مانتا ہی نہیں اور اس وجہ سے عمل بھی نہیں کرتا وہ تو ہمیشہ کیلئے جہنم میں جائے گا اور اس کیلئے رسوا کن عذاب ہے۔

میراث سے متعلق بزرگانِ دین کی احتیاطیں

اے کاش کہ مذکورہ بالا وعیدوں کو پڑھ کر ہر مسلمان اللہ تعالٰی اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیئے ہوئے احکامات کے مطابق ہی میراث کو تقسیم کرے اور ان کی خلاف ورزی کرنے کی صورت میں اللہ تعالٰی کی سخت گرفت اور جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ کے رسوا کن عذاب میں مبتلا ہونے سے ڈرے۔ تقسیمِ میراث کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن اس معاملے میں کس قدر احتیاط فرماتے تھے یہاں اس کی کچھ جھلک ملاحظہ ہو۔

مالِ وراثت کا چراغ بجھا دیا

مروی ہے کہ ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کسی قریبُ الْمَرگ شخص کے

www.dawateislami.net

پاس موجود تھے رات میں جس وقت وہ فوت ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ چراغ بجھا دو کہ اب اس کے تیل میں ورثاء کا حق شامل ہوگیا ہے۔[1]

مالِ وراثت کی چٹائی استعمال کرنے سے منع کردیا

حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ جب میرے چچا کا انتقال ہوا تو میرے والد بے ہوش ہوگئے، ہوش آنے پر فرمایا کہ چٹائی کو ورثاء کے ترکہ میں داخل کردو (اور اسے اب استعمال نہ کرو کیونکہ اس میں ورثاء کا حق شامل ہوگیا ہے۔)

مالِ وراثت کی چٹائی استعمال کرنے والے کو تنبیہ

حضرت ابنِ ابی خالد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں حضرت ابو العباس خطاب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے ساتھ تھا، آپ ایک ایسے شخص کی تعزیت کیلئے حاضر ہوئے کہ جس کی بیوی کا انتقال ہوگیا تھا، آپ نے گھر میں ایک چٹائی بچھی ہوئی دیکھی تو گھر کے دروازے پر ہی کھڑے ہوگئے اور اس شخص سے فرمایا: کیا تیرے علاوہ بھی کوئی وارث ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: تیرا اُس چیز پر بیٹھنا کیسا ہے جس کا تو مالک نہیں۔ تو وہ شخص (اس تنبیہ کے بعد) اُس چٹائی سے اُٹھ گیا۔[2]

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب الحلال والحرام، الباب الاول، امثلۃ الدرجات الاربع فی الورع وشواھدھا، ۱۲۲/۲.

2 ......اتحاف السادۃ المتقین، کتاب الحلال والحرام، الباب الاول، امثلۃ الدرجات الاربع فی الورع وشواھدھا، ۴۸۸/۶.

www.dawateislami.net

میں نے اپنی اولاد کو دوسروں کا حق نہیں دیا

یہ تو کسی کے انتقال کے بعد اس کے مال سے متعلق بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِیْن کا حال تھا جبکہ اپنے مال اور اس کے ہونے والے ورثاء کے حوالے سے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِیْن کس قدر محتاط تھے، اس کی جھلک بھی ملاحظہ ہو۔

چنانچہ مَرْوِی ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے وصال کے وقت مَسْلَمَہ بن عبد الملک ان کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: اے امیر المؤمنین! آپ نے ایسا کام کیا ہے جو آپ سے پہلے کسی نے نہیں کیا، وہ یہ کہ آپ نے اولاد تو چھوڑی ہے لیکن ان کے لئے مال نہیں چھوڑا (کیونکہ آپ عَلَیْهِ الرَّحْمَة کے پاس مال تھا ہی نہیں بلکہ وہ تنگدستی کی زندگی گزار رہے تھے)۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: مجھے بٹھا دو۔ چنانچہ آپ کو بٹھا دیا گیا، پھر آپ نے فرمایا: تم نے جو یہ کہا کہ میں نے اپنی اولاد کے لئے مال نہیں چھوڑا، اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں نے ان کا حق مار دیا ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ میں نے انہیں دوسروں کا حق نہیں دیا اور میری اولاد کی دو میں سے کوئی ایک حالت ہوگی:

(1)......وہ اللّٰہ تعالٰی کی اطاعت کریں گے۔ اس صورت میں اللّٰہ تعالٰی انہیں کافی ہوگا کیونکہ وہ نیکوں کا والی ہے۔

(2)......وہ اللّٰہ تعالٰی کی نافرمانی کریں گے۔ اس صورت میں مجھے اس بات کی پرواہ نہیں کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا (کیونکہ وہ اپنے اعمال کے خود جواب دہ ہیں۔)

اپنے مال سے متعلق ایک شرعی حکم

مذکورہ بالا حکایات کو سامنے رکھتے ہوئے ہر شخص اپنے حال پر غور کر سکتا

www.dawateislami.net

ہے کہ اسے مالِ وراثت سے متعلق کس قدر احتیاط کرنے کی ضرورت ہے، یہاں اس حکایت کی مناسبت سے ایک شرعی حکم یاد رکھیں کہ اپنا تمام مال راہِ خدا میں خرچ کر دینا اور اپنے ورثاء کو محتاج چھوڑنا درست نہیں، لہٰذا اگر اپنے مال کو نیک کاموں میں خرچ کرنے کی وصیت کرنی بھی ہو تو ایک تہائی سے کم اور زیادہ سے زیادہ ایک تہائی تک وصیت کرنے کی اجازت ہے اور بقیہ دو تہائی مال ورثاء کیلئے چھوڑا جائے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّکَ اِنْ تَرَکْتَ وَلَدَکَ اَغْنِیَاءَ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ تَتْرُکَھُمْ عَالَۃً یَّتَکَفَّفُوْنَ النَّاسَ'' تیرا اپنے ورثاء کو غنی چھوڑنا اس سے بہتر ہے کہ تو انہیں محتاج چھوڑے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں۔[1]

تقسیمِ میراث کے 7 فوائد و برکات

دینِ اسلام نے مسلمانوں کو جو بھی احکامات اور اصول و قوانین دیئے سبھی دنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیوں، برکتوں، رحمتوں اور فوائد کے حامل ہیں، یہاں اسلامی اصول و قوانین کے مطابق میراث تقسیم کرنے کے 7 اُخروی اور دُنْیَوی فوائد و برکات ملاحظہ ہوں:

(1)......شرعی احکام کے مطابق میراث تقسیم کرنے سے اللہ تعالٰی کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

(2)......میراث کے شرعی احکام پر عمل کرنے والا جنت کا حق دار ہوتا اور جہنم کے

---

1 ......بخاری، کتاب الفرائض، باب میراث البنات، ۴/۳۱۶، الحدیث: ۶۷۳۳.

www.dawateislami.net

رُسوا کن عذاب سے بچ جاتا ہے اور یہ بہت بڑی اُخروی کامیابی ہے۔

(3)...... تقسیمِ میراث کے اسلامی احکام پر عمل کرنے سے اگر دوسروں کو ترغیب ملے تو جو اس ترغیب کا سبب بنے اسے دوسروں کے عمل کا بھی اجر ملتا ہے۔

(4)......شرعی قوانین کے مطابق میراث میں ملنے والا مال حلال ہوتا ہے اور حلال مال سے کی جانے والی مالی عبادتیں قبول ہوتی ہیں اور ان کا قبول ہو جانا بہت بڑا اُخروی سرمایہ ہے۔

(5)......شرعی اُصولوں کے مطابق میراث تقسیم کرنے سے دولت کی منصفانہ تقسیم ہوتی ہے ورنہ عموماً لڑائی جھگڑے ہی ہوتے ہیں۔

(6)......کمزور عزیز واَقارب، عورتوں اور بچوں کو وراثت سے ان کا حصہ دینا ان کی خیرخواہی کرنے کی بھی ایک صورت ہے اور مسلمان کی خیرخواہی دین کا ایک بنیادی مقصد ہے، نیز اس سے ان کی دعائیں، ہمدردی اور محبت بھی ملتی ہیں۔

(7)......شریعت کے مطابق میراث تقسیم کرنے والا ظالموں اور غاصبوں کی صف میں شامل ہونے، وارثوں کی دشمنی، بغض وحسد اور لوگوں کے طعن وتشنیع سے بچ جاتا ہے۔

میراث تقسیم نہ کرنے کے 7 نقصانات

جس طرح اسلامی احکام کے مطابق میراث کا مال تقسیم کرنے کے کثیر اُخروی اور دُنیوی فوائد وبرکات ہیں، اسی طرح شریعت کے مطابق میراث تقسیم نہ کرنے کے دنیا وآخرت دونوں میں بہت سے نقصانات بھی ہیں، یہاں ان میں سے 7 نقصانات ملاحظہ ہوں:

www.dawateislami.net

(1)......شریعت کے مطابق میراث تقسیم نہ کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی اور اس کی حدوں کو توڑنا ہے اور ایسے شخص کے لئے قرآنِ مجید میں جہنم کے عذاب کی وعید بیان کی گئی ہے۔

(2)......وارث کے مال پر قبضہ جمانے والے سے قیامت کے انتہائی خوفناک دن میں ایک ایک پائی کا حساب لیا جائے گا اور ہر حق دار کو اس کا حق ضرور دلایا جائے گا۔

(3)......اسلامی اصولوں کے مطابق میراث تقسیم نہ کرنا اور وارثوں کو ان کے حق سے محروم کرنا اسلامی طریقے سے ہٹنا اور کفار کے طریقے پر چلنا ہے جو ہرگز مسلمان کے شایانِ شان نہیں۔

(4)......میراث کے حق داروں کا مال کھانے والا، ظالم اور کئی صورتوں میں غاصب ہے اور ایسا شخص ظلم وغصب کی بنا پر جہنم کا مستحق ہے۔

(5)......دوسرے کی میراث پر قبضے کا مال "مالِ حرام" ہے، اور حرام مال سے کیا گیا صدقہ مَرْدُود ہے اور ایسے شخص کی دعا بھی قبول نہیں ہوتی۔

(6)......دوسروں کی میراث کا مال کھانے سے کمزور لوگوں کی بددعائیں ملتی ہیں اور مظلوم کی بددعا بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہے۔

(7)......میراث کا مال نہ دینے سے دشمنیاں پیدا ہوتی ہیں اور ایسا شخص لوگوں کی نظر میں ذلت ورسوائی کا شکار ہوتا ہے۔

مالِ وراثت کے تعلق سے ہونے والے 5 بڑے گناہ

مالِ وراثت کے حوالے سے لوگوں میں پائے جانے والے بڑے بڑے

www.dawateislami.net

گناہ یہ ہیں۔ اے کاش کہ ہمارا ذہن ایسا ہو جائے کہ ان گناہوں کو جانتے اور ان کی وعیدیں پڑھتے ساتھ ہی ہمارا توبہ و اِجتناب کا ذہن بنتا جائے اور ہم بھی ان لوگوں کے گروہ میں شامل ہو جائیں جن کے بارے میں اللّٰہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا:

اَلَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗؕ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ [1]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جو کان لگا کر بات سنتے ہیں پھر اس کی بہتر بات کی پیروی کرتے ہیں۔ یہ ہیں جنہیں اللّٰہ نے ہدایت دی اور یہی عقلمند ہیں۔

پہلا گناہ، وصیت کے ذریعے وارثوں کو محروم کرنا

مرنے والے کے لئے مستحب یہ ہے کہ وہ اپنے مال سے متعلق وصیت کر جائے اور اسلامی حکم کے مطابق اپنے مال کے ایک تہائی حصے تک وصیت کی اجازت ہے، مگر افسوس کہ ہمارے معاشرے میں میراث سے محروم کرنے کی یہ صورت بھی عام ہے کہ دُنْیَوی رنجشوں اور ناراضیوں کی بنا پر بہت سے لوگ یہ وصیت کر کے مرتے ہیں کہ میرے مال میں سے فلاں کو ایک پائی تک نہ دی جائے، حالانکہ شرعی طور پر وہ اس کے مال کا حق دار ہوتا ہے، ایسے افراد کے لئے درج ذیل دو اَحادیث میں بڑی عبرت ہے:

پہلی وعید، وصیت کے ذریعے وارث کو نقصان پہنچانے والا نارِ جہنم کا مستحق ہے

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ

[1] ……زمر: ١٨۔

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مرد وعورت ساٹھ سال (یعنی بہت لمبے عرصے) تک اللہ تعالٰی کی اطاعت وفرمانبرداری کرتے رہیں، پھر ان کی موت کا وقت قریب آجائے اور وہ وصیّت میں (کسی وارث کو) نقصان پہنچائیں، تو ان کے لئے جہنم کی آگ واجب ہو جاتی ہے۔ (1)

دوسری وعید، اپنی وصیت میں خیانت کرنا بُرے خاتمے کا سبب ہے

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کوئی آدمی ستّر برس تک جنّتیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے پھر اپنی وصیت میں خیانت کر بیٹھتا ہے تو اس کا خاتمہ بُرے عمل پر ہوتا ہے اور وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی شخص ستّر برس تک جہنّمیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے پھر اپنی وصیت میں انصاف سے کام لیتا ہے تو اس کا خاتمہ اچھے عمل پر ہوتا ہے اور وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ (2)

دوسرا گناہ، مستحق وارث کو اس کا حصہ نہ دینا

دوسرا بڑا گناہ یہ ہے کہ کئی صورتوں میں جہالت کی وجہ سے اور کئی جگہ غفلت کی وجہ سے اور کئی جگہ ظلم کی وجہ سے مستحق وارث کو اس کا حصہ نہیں دیا جاتا جیسے بہت سی صورتوں میں بہنوں یا بھائیوں یا نانی، دادی، دادا کا وراثت میں حصہ بن رہا ہوتا ہے لیکن لاعلمی کی وجہ سے نہیں دیا جاتا اور یونہی ماں کا حصہ بنتا ہے لیکن

---

1 ......ترمذی، کتاب الوصایا عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، باب ما جاء فی الضرار فی الوصیّۃ، ٤/٤١، الحدیث: ٢١٢٤.

2 ......ابن ماجہ، کتاب الوصایا، باب الحیف فی الوصیّۃ، ٣/٣٠٥، الحدیث: ٢٧٠٤.

www.dawateislami.net

غفلت کی وجہ سے نہیں دیا جاتا جبکہ ظُلْماً نہ دینا تو واضح ہی ہے۔ان صورتوں کے حوالے سے ہمیں غور کرنا چاہیے کہ ہم مسلمان ہیں اور ہمارے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان سب سے مُقَدَّم ہے۔آیئے دیکھتے ہیں کہ ہمارا دین ہمیں کیا حکم دے رہا ہے۔

میراث سے محروم کرنے کی وعیدیں

وارث کو اس کا حصہ دینا اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت ہے جبکہ اسے محروم کردینا کافروں کا طرزِ عمل، احکامِ الٰہی کی صریح خلاف ورزی اور جہنم میں لے جانے والا عمل ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ تَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾ وَّ تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا [1]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور میراث کا سارا مال جمع کرکے کھا جاتے ہو۔اور مال سے بہت زیادہ محبت رکھتے ہو۔

اور میراث کے احکام کی تفصیلات بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرے تو اللہ اسے جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ہمیشہ

---

1 ......فجر:۱۹-۲۰۔

www.dawateislami.net

الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ (1)

ان میں رہیں گے، اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی (تمام) حدوں سے گزر جائے تو اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں (وہ) ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔

اور حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ قَطَعَ مِيْرَاثَ وَارِثِهٖ قَطَعَ اللّٰهُ مِيْرَاثَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ'' یعنی جو شخص اپنے وارث کی میراث کاٹے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت سے اس کی میراث کو کاٹ دے گا۔ (2)

تیسرا گناہ، دوسروں کی وراثت دبانا مالِ حرام حاصل کرنا ہے

کسی دوسرے وارث کا مال قبضہ جمانے والے کے لئے مالِ حرام ہے۔ حرام مال حاصل کرنا اور کھانا کبیرہ گناہ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سخت ناپسندیدہ ہے۔

حرام مال حاصل کرنے اور اسے کھانے کی 4 وعیدیں

اَحادیث میں مالِ حرام سے متعلق بڑی سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں،

---

1 ......النساء:۱۳-۱٤.

2 ......مشکاة المصابیح، کتاب الفرائض والوصایا، باب الوصایا، الفصل الثالث، ۱/٥٦۷، الحدیث: ۳۰۷۸.

www.dawateislami.net

یہاں ان میں سے 4 اَحادیث ملاحظہ ہوں:

پہلی وعید، مالِ حرام سے صدقہ مقبول نہیں اور اسے چھوڑ کر مرنا جہنم میں جانے کا سبب ہے

حضرت عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''جو بندہ مالِ حرام حاصل کرتا ہے، اگر اُس کو صدقہ کرے تو مقبول نہیں اور خرچ کرے تو اُس کے لیے اُس میں برکت نہیں اور اپنے بعد چھوڑ کر مرے تو جہنم میں جانے کا سامان ہے۔ اللّٰہ تعالٰی بُرائی سے بُرائی کو نہیں مٹاتا، ہاں نیکی سے بُرائی کو مٹا دیتا ہے۔ بے شک خبیث کو خبیث نہیں مٹاتا۔ (1)

دوسری وعید، حرام غذا سے پلنے والے جسم پر جنّت حرام ہے

حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللّٰہ تعالٰی نے اُس جسم پر جنت حرام فرمادی ہے جو حرام غذا سے پلا بڑھا ہو۔ (2)

تیسری وعید، لقمہِ حرام کھانے والے کے 40 دن کے عمل مقبول نہیں

تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سعد رَضِیَ اللّٰہ

---

1 ......مسند امام احمد، مسند عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالی عنہ، ۲/۳۳، الحدیث: ۳۶۷۲.

2 ...... کنز العمال، کتاب البیوع، قسم الاقوال، الباب الاول، الفصل الاول، ۲/ ۸، الجزء الرابع، الحدیث: ۹۲۵۵.

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: ''اے سعد! اپنی غذا پاک کرلو! مُسْتَجَابُ الدَّعْوَات ہوجاؤ گے، اس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی جان ہے! بندہ حرام کا لقمہ اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے تو اس کے 40 دن کے عمل قبول نہیں ہوتے اور جس بندے کا گوشت حرام سے پلا بڑھا ہو اس کے لئے آگ زیادہ بہتر ہے۔''[1]

چوتھی وعید، حرام کھانے پینے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک شخص کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے، اس کے بال پَراگندہ اور بدن غبار آلود ہے اور وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر یارب! یارب! پکار رہا ہے حالانکہ اس کا کھانا حرام، پینا حرام، لباس حرام اور غذا حرام ہو پھر اس کی دعا کیسے قبول ہوگی!۔[2]

اللہ تعالٰی مسلمانوں کو حرام مال حاصل کرنے سے بچنے اور حلال مال حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، امین۔

چوتھا گناہ: وارث کا مال غَصب کرنا

کسی کی وراثت کا حصہ دبا لینا، ناحق مال کھانے میں داخل ہے اور اس سے اللہ تعالٰی نے منع فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا:

---

1 ......معجم الاوسط، باب المیم، من اسمہ: محمد، ٥/٣٤، الحدیث: ٦٤٩٥.

2 ......مسلم، کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقۃ من الکسب الطیّب... الخ، ص٥٠٦، الحدیث: ٦٥(١٠١٥).

www.dawateislami.net

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ [1] ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! باطل طریقے سے آپس میں ایک دوسرے کے مال نہ کھاؤ۔

اور جب کوئی وارث مالِ وراثت سے اپنے حصہ پر قبضہ کرلے پھر دوسرا وارث اس کے حصے کو چھین لے تو یہ کسی مسلمان کا مال ناحق غصب کرنا ہے۔

مسلمان کا مال ناحق غصب کرنے کی 3 وعیدیں

اَحادیث میں مسلمان کا مال ناحق غصب کرنے پر بڑی سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں، یہاں ان میں سے تین اَحادیث ملاحظہ ہوں:

پہلی وعید، غاصِب کو بروزِ قیامت سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا

حضرت سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے بالشت کے برابر زمین ناحق لی تو قیامت کے دن اُسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔ [2]

دوسری وعید، غاصِب کے فرائض ونوافل مقبول نہیں

حضرت سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''جو زمین کے کسی ٹکڑے پر ناجائز طریقے سے قابض ہوا تو اسے سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا اور اس کا نہ کوئی فرض قبول ہوگا نہ نفل۔ [3]

---

1 ......النساء: ۲۹.

2 ......بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی سبع ارضین، ۳۷۷/۲، الحدیث: ۳۱۹۸.

3 ......مسند ابی یعلی، مسند سعد بن ابی وقاص رضی اللّٰہ عنہ، ۳۱۵/۱، الحدیث: ۷۴۰.

www.dawateislami.net

تیسری وعید، غاصب قیامت کے دن کوڑھی ہوکر بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوگا

حضرت اَشْعَث بن قَیس کِنْدی سے روایت ہے، حضور انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص دوسرے کے مال پر قبضہ کرے گا وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے کوڑھی ہوکر ملے گا۔''[1]

اللہ تعالیٰ اس بُرے فعل سے بھی ہماری حفاظت فرمائے، اٰمین۔

پانچواں گناہ: یتیم وارثوں کو ان کے حصے سے محروم کردینا

وراثت کے مسئلے میں سنگین ترین صورتِ حال یتیم وارثوں کو ان کے حصے سے محروم کرنا اور انہیں حصہ نہ دینا ہے۔

یتیموں کا مال ناحق کھانے کی 4 وعیدیں

ایسے لوگوں کے لیے درج ذیل آیت اور 3 اَحادیث میں بڑی عبرت ہے، چنانچہ

پہلی وعید، بطورِ ظلم یتیموں کا مال کھانے والے بھڑکتی آگ میں جائیں گے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ	ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک وہ لوگ جو ظلم
الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ	کرتے ہوئے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ
بُطُوْنِهِمْ نَارًاؕ وَ سَیَصْلَوْنَ	اپنے پیٹ میں بالکل آگ بھرتے ہیں اور

1 ......معجم کبیر، باب فیما اعدّ اللّٰہ من عقابہ وغضبہ یوم القیامۃ... الخ، ۱/ ۲۳۳، الحدیث: ۶۳۷.

www.dawateislami.net

سَعِیْرًا (1) عنقریب یہ لوگ بھڑکتی ہوئی آگ میں جائیں گے۔

دوسری وعید، مالِ یتیم ناحق کھانے والوں کے منہ سے آگ نکل رہی ہوگی

حضرت ابو بَرزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن ایک قوم اپنی قبروں سے اس طرح اُٹھائی جائے گی کہ ان کے مونہوں سے آگ نکل رہی ہوگی۔'' عرض کی گئی: یارسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: ''کیا تم نے اللّٰہ تعالیٰ کے اس فرمان کو نہیں دیکھا،

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک وہ لوگ جو ظلم کرتے ہوئے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں بالکل آگ بھرتے ہیں۔''(2)

تیسری وعید، یتیموں کا مال ظلماً کھانے والوں کا دردناک عذاب

حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے معراج کی رات ایسی قوم دیکھی جن کے ہونٹ اونٹوں کے ہونٹوں کی طرح تھے اور ان پر ایسے لوگ مقرر تھے جو اِن کے ہونٹوں کو پکڑتے پھر ان کے مونہوں میں آگ کے پتھر ڈالتے جو اِن کے

(1)......النساء: ۱۰.

(2)......الدر المنثور، النساء، تحت الآية: ۱۰، ۲/ ٤٤٣.

www.dawateislami.net

پیچھے سے نکل جاتے۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! (عَلَیْہِ السَّلام)، یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: ''یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے تھے۔''[1]

چوتھی وعید، یتیم کا مال ناحق کھانے والا جنت اور اس کی نعمتوں سے محروم ہو جائے گا

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''چار شخص ایسے ہیں جنہیں جنت میں داخل نہ کرنا اور اس کی نعمتیں نہ چکھانا اللّٰہ تعالٰی پر حق ہے: (1) شراب کا عادی۔ (2) سود کھانے والا۔ (3) ناحق یتیم کا مال کھانے والا۔ (4) والدین کا نافرمان۔[2]

یتیم کا مال کھانے سے کیا مراد ہے؟

یتیم کا مال ناحق کھانا کبیرہ گناہ اور سخت حرام ہے۔ قرآن پاک میں نہایت شدت کے ساتھ اس کے حرام ہونے کا بیان کیا گیا ہے۔ افسوس کہ لوگ اس میں بھی پرواہ نہیں کرتے۔ عموماً یتیم بچے اپنے تایا، چچا وغیرہ کے ظلم و ستم کا شکار ہوتے ہیں، انہیں اِس حوالے سے غور کرنا چاہیے۔ یہاں ایک اور اَہم مسئلے کی طرف توجّہ کرنا ضروری ہے وہ یہ کہ یتیم کا مال کھانے کا یہ مطلب نہیں کہ آدمی باقاعدہ کسی بُری نیت سے کھائے تو ہی حرام ہے بلکہ کئی صورتیں ایسی ہیں کہ آدمی کو شرعی اَحکام کا علم

---

1 ......تهذيب الاثار، مسند عبد الله بن عباس رضى الله عنه، ذكر من روى عن النبى صلى الله عليه وسلم انّه رأى من ذكرت من السموات، ٤٢٧/٢، الحديث: ٧٢٥.

2 ......مستدرك حاكم، كتاب البيوع، انّ اربى الربا عرض الرجل المسلم، ٣٣٨/٢، الحديث: ٢٣٠٧.

www.dawateislami.net

بھی نہیں ہوتا اور وہ یتیموں کا مال کھانے کے حرام فعل میں مُلَوَّث ہو جاتا ہے جیسے جب میت کے ورثاء میں کوئی یتیم ہے تو اس کے مال سے یا اس کے مال سمیت مُشْتَرَک مال سے دوسرے لوگوں کیلئے فاتحہ تیجہ وغیرہ کا کھانا حرام ہے کہ اس میں یتیم کا حق شامل ہے، لہٰذا یہ کھانے صرف فقراء کیلئے بنائے جائیں اور صرف بالغ ورثاء کے مال سے ان کی اجازت سے تیار کئے جائیں ورنہ جو بھی جانتے ہوئے یتیم کا مال کھائے گا وہ دوزخ کی آگ کھائے گا اور قیامت میں اس کے منہ سے دھواں نکلے گا۔

مال وراثت سے متعلق پائی جانے والی 8 عمومی غفلتیں

میراث کے شرعی احکام سے لاعلمی کی بنا پر جبکہ بعض اوقات فکرِ آخرت کی کمی اور اسلامی احکام پر عمل کا جذبہ نہ ہونے کی وجہ سے مالِ وراثت کے بارے میں ہمارے معاشرے میں بہت سی غفلتوں اور کوتاہیوں کا اِرتکاب کیا جاتا ہے، یہاں ان میں سے 8 غفلتیں ملاحظہ ہوں تاکہ مسلمان ان کی طرف توجہ کر کے اصلاح کی کوشش کر سکیں۔

پہلی غفلت، یتیم وارث کے مال سے میت کی فاتحہ، نیاز اور سوئم وغیرہ کے اخراجات کرنا

کسی شخص کا انتقال ہونے پر اُسے ثواب پہنچانے کے لئے ورثاء سوئم، دسواں، چالیسواں، فاتحہ اور نذر و نیاز کا اہتمام کرتے ہیں، یہ اچھے اور باعثِ ثواب اعمال ہیں لیکن اس میں بعض اوقات یہ غفلت برتی جاتی ہے کہ ان اُمور پر ہونے

www.dawateislami.net

والے اخراجات میت کے چھوڑے ہوئے مال سے کئے جاتے ہیں اور اس کے وارثوں میں یتیم اور نابالغ بچے بھی ہوتے ہیں اور ان کے حصے سے بھی وہ اخراجات لئے جاتے ہیں، حالانکہ یتیموں یا دیگر نابالغ ورثاء کے حصے سے یہ کھانے پکا کر لوگوں کو کھلانا ناجائز و حرام ہے بلکہ اگر یتیم یا کوئی نابالغ وارث اجازت بھی دیدے تب بھی ان کا مال ان کاموں میں استعمال کرنا جائز نہیں لہٰذا نہایت ضروری ہے کہ اس طرح کے کھانے صرف بالغ ورثاء کی رضا مندی سے ان کے حصے سے کئے جائیں، نیز یہ بھی یاد رکھیں کہ جنازے کے بعد کا کھانا اور سوئم کا کھانا ہمارے ہاں کے عرف و رواج میں دعوتِ میت کے طور پر ہوتا ہے اور یہ کھانا صرف فقیروں کیلئے جائز ہے، مالداروں کیلئے نہیں، لہٰذا اگر بالغ ورثاء بھی ان کھانوں کا اہتمام کریں تو صرف فقراء کو کھلائیں۔

نوٹ: ایصالِ ثواب کے ثبوت سے متعلق معلومات حاصل کرنے کیلئے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطاؔر قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کا رسالہ **''فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ''** کا مطالعہ فرمائیں۔

دوسری غفلت، یتیم اور نابالغ ورثاء کے حصوں سے بے جا اخراجات کرنا

یتیم بچوں کو وراثت میں جو حصہ ملتا ہے یا اس کے علاوہ ان کی اپنی کسی جائز کمائی یا تحفہ وغیرہ کے ذریعے جو مال انہیں ملتا ہے اسے خرچ کرنے کے حوالے سے عام گھروں میں بہت سی غفلتیں اور کوتاہیاں پائی جاتی ہیں، جیسے یتیم اور نابالغ

www.dawateislami.net

وارثوں کا حصہ جدا نہیں کرتے بلکہ سبھی کے ساتھ مشترک رکھتے ہیں اور اسی مُشْتَرکہ مال سے صدقہ و خیرات کیا جارہا ہوتا ہے، رشتہ داروں میں غمی خوشی کے مواقع پر لین دین چل رہا ہوتا ہے، گھر میں آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی ہورہی ہوتی ہے، بھائی بہن کی شادی میں اور تعلیم وغیرہ میں وہی مال صَرف ہورہا ہوتا ہے۔اس مشترکہ مال میں یہ سب تَصَرُّفات ناجائز وحرام ہیں کیونکہ اس میں یتیم کا مال بھی شامل ہے جسے ان معاملات میں خرچ کرنا جائز نہیں،لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ یتیم اور نابالغ وارث کا حصہ جدا کر دیا جائے، اس کے بعد دیگر بالغ ورثاء باہمی رضامندی سے اِن معاملات میں مالِ وراثت خرچ کریں۔یتیم کا مال گھر کے افراد کیلئے مشترکہ پکائے گئے کھانے اور اس سے ملتی جلتی چیزوں میں ملا لینا جائز ہے لیکن صدقہ و خیرات، مہمان نوازی اور رشتے داریوں کے لین دین میں دینا ہرگز جائز نہیں۔

تیسری غفلت، بیٹیوں اور بہنوں کو میراث سے حصہ نہ دینا

ہمارے معاشرے میں بیٹیوں اور بہنوں کو میراث سے ان کا حصہ نہ دینا بھی عام ہوتا جارہا ہے حالانکہ باپ کے مال میں بیٹیوں کا حق قرآنِ مجید کی نصِ قَطْعِی سے ثابت ہے جسے کوئی ختم نہیں کرسکتا۔یاد رہے کہ لڑکیوں کو حصہ نہ دینا حرامِ قطعی ہے،لہٰذا اگر والدین نے وصیت وغیرہ کے ذریعے بیٹیوں کو ان کے حصے سے محروم کردیا یا بیٹوں نے بہنوں کو ان کا حصہ دینے کی بجائے سارا مال آپس میں تقسیم کرلیا، یا ان کا حصہ کسی غیرِ وارث کو دیدیا تو یہ ضرور ظلم ہے اور ایسے لوگوں پر توبہ کے

www.dawateislami.net

ساتھ ساتھ بیٹیوں اور بہنوں کو ان کا حصہ لوٹا دینا لازم ہے اور ان کا یہ عذر کرنا غلط ہے کہ لڑکی کی شادی دھوم دھام سے کردی تھی، اس لئے وہ میراث کی حق دار نہیں ہے۔

چوتھی غفلت، بیٹیوں اور بہنوں سے وراثت کا حصہ معاف کروالینا

وراثت ایک ایسا مالی حق ہے جو لازمی طور پر وارث کی ملکیت میں آجاتا ہے، وہ اسے بہرصورت لینا ہی ہے، نہ اسے معاف کرسکتا ہے اور نہ ہی اس سے معاف کروایا جاسکتا ہے۔ ہمارے ہاں بعض اوقات وراثت کی حق دار عورتیں جیسے بیٹیاں اور بہنیں اپنا حصہ لینے کی بجائے معاف کردیتی ہیں اور بعض اوقات دیگر رشتہ دار انہیں اپنا حصہ معاف کردینے کا کہتے اور اس پر زور دیتے ہیں۔ یہ دونوں صورتیں غلط ہیں، معاف کرنے یا کروانے سے ان کا حصہ ختم نہیں ہوگا، مَردوں پر لازم ہے کہ وہ حق دار عورتوں کو ان کا حصہ دیں اور عورتوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے حصے کو اپنے قبضے میں لیں، البتہ اگر اپنے حصۂ وراثت پر قبضہ کرنے کے بعد کسی جَبْر و اِکراہ اور زور زبردستی کے بغیر محض اپنی خوشی سے کسی دوسرے وارث کو اپنا حصہ دینا چاہیں تو اس کا اختیار انہیں حاصل ہے۔

پانچویں غفلت، بیوہ دوسری شادی کرلے تو اُسے پہلے شوہر کی میراث سے حصہ نہ دینا

جو عورت شوہر کے انتقال کے وقت اس کے نکاح یا اس کی عدت میں ہو وہ اپنے شوہر کی وارث ہے، پھر اگرچہ وہ عدت پوری ہونے کے بعد دوسری شادی کرلے جب بھی اس کا حقِ وراثت باقی رہتا ہے، ختم نہیں ہوجاتا۔ ہمارے ہاں

www.dawateislami.net

دوسری شادی کر لینے کی وجہ سے بیوہ کو اس کا حصہ نہیں دیا جاتا، یہ حکمِ الٰہی کی صریح خلاف ورزی اور ناجائز وحرام ہے اور اس سے بچنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔

چھٹی غفلت، زندگی میں والدین سے جائیداد تقسیم کرنے کا جَبری مطالبہ کرنا

زندگی میں ہر شخص اپنے مال اور اس میں تَصَرُّف کرنے کا مالک ہے، وہ جس کو جتنا چاہے دے سکتا ہے کیونکہ یہ دینا بطورِ میراث نہیں، وراثت تو مرنے کے بعد تقسیم ہوتی ہے، البتہ اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں اولاد کے درمیان اپنی تقسیم کرنا چاہتا ہے تو سب بیٹے، بیٹیوں کو برابر برابر دینا افضل ہے اور اگر اولاد میں کوئی علمِ دین سیکھنے اور دینی خدمت میں مشغول ہے تو اسے دوسروں سے زیادہ دے سکتے ہیں۔ ہمارے ہاں اولاد اپنے والدین کو اس بات پر مختلف طریقوں سے مجبور کرتی ہے کہ وہ اپنی زندگی میں جائیداد تقسیم کر دیں، ان کا یہ جبری مطالبہ ناجائز ہے کیونکہ یہ والدین کی دل آزاری کا سبب ہے جو کہ ناجائز وگناہ ہے۔

ساتویں غفلت، والدین کو اولاد کی وراثت سے حصہ نہ دینا

اولاد کے انتقال کے وقت اگر والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں زندہ ہیں تو وہ بھی اپنی اولاد کے وارث ہیں اور اس کے تَرکہ سے حصہ پائیں گے۔ ہمارے ہاں بعض جگہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ اولاد تو والدین کے مال میں حصہ دار ہوتی ہے لیکن والدین اولاد کے مال میں حصہ دار نہیں ہوتے، یہ بات واضح طور پر غلط اور قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ ایک دوسری غفلت اسی صورت میں یہ ہے کہ ماں یا باپ کو وارث تو سمجھا جاتا ہے لیکن وراثت انہیں دی نہیں جاتی۔ والدین اگر

www.dawateislami.net

فوری مطالبہ نہ کریں تو اگر چہ انہیں فوراً دینا ضروری نہیں لیکن عموماً اس طرح کے مقامات پر نہ دینے کا نتیجہ بالآخر کُلّی طور پر محروم کر دینے کی صورت میں ہی نکلتا ہے یعنی والدین کو بالکل ہی وراثت نہیں دی جاتی۔

آٹھویں غفلت، باپ کی دوسری بیوی کو حصہ نہ دینا

جب باپ کی وراثت تقسیم کی جائے تو اس میں اس کی ہر بیوی کا حصہ ہوتا ہے اگر چہ وہ اولاد کے لئے حقیقی ماں کی جگہ سوتیلی ماں ہو کیونکہ سوتیلی ماں ہونا تو اولاد کے اعتبار سے ہے، جبکہ شوہر کے اعتبار سے تو وہ اس کی بیوی ہی ہے اور بیوی کا وراثت میں حصہ ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں میراث تقسیم کرتے وقت بعض اوقات باپ کی دوسری بیویوں یعنی سوتیلی ماؤں کو حقِ وراثت سے محروم کر دیا جاتا ہے حالانکہ وہ بھی بیوی کی حیثیت سے دوسری بیوی یعنی بچوں کی حقیقی ماں کی طرح وراثت کی حق دار ہے۔

مذکورہ بالا کلام کو سامنے رکھتے ہوئے تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ مالِ تَرَکہ کو قرآن وحدیث کے بیان کردہ حصوں کے مطابق اِن کے مُستَحِقّین میں تقسیم کر دیں اور ترکہ کی تقسیم میں ہرگز ہرگز تاخیر نہ کریں بلکہ جس قدر جلدی ہو سکے ہر شخص کو اس کا حصہ دیدیں تاکہ وہ اپنی مرضی کے مطابق اسے استعمال کر سکے، نیز میراث کی تقسیم میں تاخیر کی وجہ سے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پیچیدگیاں بڑھتی جاتی ہیں، نسل در نسل ترکہ تقسیم نہ کرنے سے عام طور پر یہی ہوتا ہے کہ ترکہ کئی کئی پشتوں تک ایسے افراد کے تصرف واستعمال میں رہتا ہے جن کا اس پر کوئی حق نہیں ہوتا مگر

www.dawateislami.net

اس کے باوجود وہ اس سے نفع اٹھا رہے ہوتے ہیں جبکہ اس مال کے حقیقی مالک بے چارے نہ صرف بہت پریشان حال ہوتے ہیں بلکہ اپنی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے لوگوں کے سامنے قرض وغیرہ کیلئے دستِ سوال دراز کئے ہوئے ہوتے ہیں اور شاید اسی آس میں رہتے ہیں کہ کب میراث تقسیم ہو اور ہمیں اپنا حصہ ملے۔ مگر افسوس! تقسیم کے بعد بھی ان کی امید دھری کی دھری رہ جاتی ہے کیونکہ اگر کبھی تقسیم کی نوبت آتی بھی ہے تو اس دورانیہ میں مزید کئی ورثاء کے انتقال کے باعث مالِ ترکہ صحیح طور پر تقسیم نہیں ہو پاتا جس کے نتیجے میں بہت سے حق دار اپنے حق سے محروم رہ جاتے ہیں اور ان کا مال غیر مستحق افراد کے ہاتھوں میں چلا جاتا ہے۔ لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ اسلام کے دیئے ہوئے احکامات کے مطابق جلد از جلد میراث کا مال تقسیم کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ امین۔

میراث سے متعلق شرعی احکامات

سوال کسی مسلمان کے انتقال کے بعد اس کے چھوڑے ہوئے مال واسباب سے متعلق شریعت کے احکام کیا ہیں؟

جواب جب کسی مسلمان کا انتقال ہو جائے تو اس کے مال واسباب سے متعلق شریعت نے چار احکام دیئے ہیں،

(1)......سب سے پہلے میت کے مال سے سنت کے مطابق اس کی تجہیز و تکفین اور تدفین کی جائے۔

www.dawateislami.net

(2)......پھر جو مال بچ جائے اس سے میّت کا قرضہ ادا کیا جائے، بیوی کا مہر اَدا نہ کیا ہو تو وہ بھی قرض شمار ہو گا۔

(3)......پھر اگر میت نے کوئی جائز وصیت کی ہو تو اُسے قرض ادا کرنے کے بعد بچ جانے والے مال کے تیسرے حصے سے پورا کیا جائے گا، ہاں اگر سب ورثا بالغ ہوں اور سب کے سب تیسرے حصے سے زائد مال سے وصیت پوری کرنے کی اجازت دیں تو زائد مال سے وصیت پوری کرنا جائز ہے ورنہ جتنے ورثاء اجازت دیں ان کے حصے کی بقدر وصیت پر عمل ہوسکتا ہے۔

(4)......وصیت پوری کرنے کے بعد جو مال بچ جائے اسے شرعی حصوں کے مطابق ورثا میں تقسیم کیا جائے۔[1]

سوال میت کے چھوڑے ہوئے مال کے وارث کون کون ہیں اور ہر وارث کا کتنا حصہ ہے؟

جواب میت کے چھوڑے ہوئے مال واسباب کے ورثاء قرآن وحدیث میں بیان کر دیئے گئے ہیں لیکن ان میں مختلف افراد کے حصے مختلف ہیں اور یونہی مختلف افراد دوسروں پر مقدم ہوتے ہیں جیسے بہن اور بیٹی کے حصے مختلف ہیں اور بیٹا پوتے پر مقدم ہے کہ بیٹے کے ہوتے ہوئے پوتا وراثت کا مستحق نہیں۔ لہٰذا جب وراثت کا مسئلہ پیش آئے تو علمِ میراث کے ماہر سنی عالم سے باقاعدہ پوچھ کر عمل کیا جائے۔

سوال اگر شوہر نے بیوی کا حق مہر ادا نہیں کیا اور شوہر کا انتقال ہو گیا تو اب

---

1 ...... بہارِ شریعت، حصہ بستم، وراثت کا بیان، ۳/۱۱۱۱-۱۱۱۲، ملخصاً۔

www.dawateislami.net

بیوی کا حق مہر کہاں سے ادا کیا جائے گا؟ اور اگر بیوی کا انتقال ہو گیا تو شوہر یہ حق مہر کسے ادا کرے گا؟

جواب اگر شوہر نے اپنی زندگی میں بیوی کا حق مہر ادا نہ کیا اور نہ ہی عورت نے اپنی خوشی سے مہر معاف کیا تو اس صورت میں شوہر کے ترکہ سے بیوی کا حق مہر ادا کیا جائے گا اور چونکہ حق مہر قرض ہے لہٰذا کفن دفن کے اخراجات کے بعد جبکہ وصیت پوری کرنے اور ورثاء میں تقسیم سے پہلے ہی بیوی کا حق مہر ادا کیا جائے گا اور اس معاملہ میں ہمارے معاشرہ میں جو یہ طریقہ رائج ہے کہ میت پر ہاتھ رکھ کر عورت سے زبردستی مہر معاف کروایا جاتا ہے یہ بالکل غلط ہے، اس کی نہ تو کوئی شرعی حیثیت اور نہ ہی اس طرح معاف کرانے سے حق مہر معاف ہوتا ہے۔ رہی یہ بات کہ اگر حق مہر ادا کرنے سے پہلے بیوی کا انتقال ہو جائے تو اس صورت میں حق مہر کی رقم بیوی کے تمام ورثاء کے درمیان ان کے حصوں کے مطابق تقسیم ہو گی جس میں شوہر خود بھی حصہ دار ہو گا۔

سوال وصیت کرنے کا شرعی حکم کیا ہے؟ اور کتنے مال کی وصیت کرنی چاہیے؟

جواب وصیت کرنے کا شرعی حکم یہ ہے کہ اگر مرنے والے کے ذمہ کسی قسم کے "حُقُوقُ اللّٰه" باقی نہ ہوں تو وصیت کرنا مستحب ہے، اور اگر اس پر حُقُوقُ اللّٰه کی ادائیگی باقی ہو جیسے اس کے ذمے کچھ نمازوں کا ادا کرنا باقی ہو، یا حج فرض ہونے کے باوجود ادا نہ کیا ہو، یا کچھ روزے چھوڑے تھے وہ نہ رکھے ہوں، تو ایسی صورت میں واجب ہے کہ ان چیزوں کا فدیہ دینے کیلئے وصیّت کرے۔ میت پر مالی حُقُوق

www.dawateislami.net

اَلْعِبَاد جیسے لوگوں کا قرضہ ہوتو اسے وصیت میں اس لئے ذکر نہیں کیا کہ وراثت کی تقسیم میں وصیت سے پہلے قرضوں کی ادائیگی کا جداگانہ حکم موجود ہے یعنی مال چھوڑ کر مرنے والا قرضوں کی ادائیگی کی وصیت کرے یا نہ کرے بہر صورت قرض ادا کیا ہی جائے گا۔

مستحب یہ ہے کہ انسان اپنے تہائی مال سے کم میں وصیت کرے خواہ ورثاء مالدار ہوں یا فقراء، البتہ جس کے پاس مال تھوڑا ہو اس کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ وصیت نہ کرے جبکہ اس کے وارث موجود ہوں اور جس شخص کے پاس کثیر مال ہو وہ بھی تہائی مال سے زیادہ وصیت نہ کرے۔

سوال کیا کسی وارث کیلئے وصیت کرنا جائز ہے جیسے کوئی شخص اپنے بیٹے کیلئے ہی وصیت کرے؟

جواب ورثاء کیلئے وصیت کرنا جائز نہیں، چنانچہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: وارث کیلئے کوئی وصیت نہیں مگر یہ کہ ورثاء چاہیں۔[1]

البتہ اگر کسی نے اپنے وارث کیلئے وصیت کی اور دیگر ورثاء سب بالغ ہوں اور وہ اجازت بھی دیدیں تو وارث کیلئے وصیت جائز و نافذ ہو جائے گی اور اگر ورثاء میں بالغ و نابالغ سب شامل ہیں اور بعض ورثاء اجازت دیدیں تو ان اجازت دینے والوں میں سے جو بالغ ہیں صرف انہی کے حصوں میں یہ وصیت جائز و نافذ ہو جائے گی جبکہ یتیم وارث اور نابالغ وارث اور اجازت نہ دینے والے بالغ ورثاء کے حصوں

1......دار قطني، كتاب الفرائض والسير وغير ذلك، ٤/١١٣، الحديث: ٤١٠٨.

www.dawateislami.net

میں یہ وصیت جائز و نافذ نہیں ہوگی۔ [1]

سوال: کیا ساس سسر کے ترکہ میں داماد یا بہو کا حصہ ہوتا ہے؟

جواب: ساس سسر کی جائیداد میں داماد یا بہو اپنے اس رشتہ کی وجہ سے کسی طرح وارث نہیں ہاں اگر کسی اور رشتہ کے طور پر وارث بنیں تو ممکن ہے مثلاً داماد بھتیجا ہو اور دیگر مقدم ورثاء نہ ہوں تو اب یہی وارث ہوگا۔

چنانچہ فتاوٰی رضویہ میں ہے: داماد یا خسر ہونا اصلاً کوئی حقِ وراثت ثابت نہیں کرسکتا خواہ دیگر ورثاء موجود ہوں یا نہ ہوں ہاں اگر اور رشتہ ہے تو اس کے ذریعہ سے وراثت ممکن ہے مثلاً داماد بھتیجا ہے خسر چچا ہے تو اس وجہ سے باہم وراثت ممکن ہے ایک شخص مرے اور دو وارث چھوڑے ایک دُختر اور ایک بھتیجا کہ وہی اس کا داماد ہے تو داماد بوجہ برادرزادگی نصف مال پائے گا اور اگر اجنبی ہے تو کل مال دختر کو ملے گا داماد کا کچھ نہیں۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَم [2]

سوال: لے پالک بچہ اپنے پرورش کرنے والے کا وارث ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: اسلامی اعتبار سے لے پالک بچہ اپنے حقیقی والدین کا وارث ہوگا جبکہ پرورش کرنے والے کا وارث نہیں ہوگا۔ امام اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: مُتَبَنّٰی (یعنی کسی کا منہ بولا بیٹا) ہونا شرعاً ترکہ میں کوئی اِستحقاق پیدا نہیں کرتا اور اگر یہ مراد ہے کہ اس صورت میں زید اپنی حقیقی والدہ یا والد کے ترکہ سے حصہ پائے گا یا نہیں، تو جواب یہ ہے کہ بے شک پائے گا (کیونکہ) کسی کا اسے اپنا بیٹا بنالینا اپنے

---

1 ......فتاوٰی رضویہ، ۲۵/ ۳۳۲، ملخصاً۔

2 ......فتاوٰی رضویہ، ۲۶/ ۳۳۱۔

www.dawateislami.net

حقیقی والدین کے بیٹے ہونے سے خارج نہیں کرتا۔[1]

سوال کیا منہ بولا بیٹا، بہن، بھائی وغیرہا بھی وارث ہوتے ہیں؟

جواب امام اہلسنّت رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اسی طرح کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: منہ بولا بیٹا نہ ایسے شخص کا بیٹا ہوتا ہے اور نہ ہی اپنے باپ سے بے تعلق ہوتا ہے کیونکہ حقیقتوں میں تغیُّر نہیں ہوتا۔ شرعی طور پر وہ اپنے باپ کا وارث ہے نہ کہ اس دوسرے شخص کا جس نے اس کو منہ بولا بیٹا بنایا ہے۔ اگر دوسرا شخص چاہے تو منہ بولے بیٹے کے حق میں وصیت کر دے تا کہ اس کا مال اس کے منہ بولے بیٹے کے ہاتھ میں آجائے اور یہ وراثت نہ ہو گی، خبردار! وارث کے لئے وصیت نہیں ہوتی، اور کسی کا منہ بولا بیٹا بن جانا اس کے لئے باپ کی میراث سے مانع نہیں ہوتا۔[2]

سوال والدین کی زندگی میں جو بیٹا یا بیٹی فوت ہو جائے، اس کا حصہ ہو گا یا نہیں؟

جواب شرعی اعتبار سے کسی شخص کے انتقال کے وقت اس کے زندہ ورثاء ہی ترکہ کے وارث قرار پاتے ہیں لہٰذا جو بیٹا یا بیٹی اپنے والدین کی زندگی میں ہی اس دنیائے فانی سے رخصت ہو جائے تو اس کا والدین کے مال میں کوئی حصہ نہ ہو گا البتہ اگر اپنے والدین کے انتقال کے بعد اور ترکہ تقسیم ہونے سے پہلے کسی وارث کا انتقال ہو جائے تو اس صورت میں وہ وارث ہو گا اور اس کا حصہ اس کے ورثاء کے مابین تقسیم ہو گا۔

---

1 ...... فتاوٰی رضویہ، ۲۶/ ۸۴، ملخصاً۔

2 ...... فتاوٰی رضویہ، ۲۶/ ۱۷۹، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

سوال: کیا سوتیلے بہن بھائیوں کا بھی وراثت میں حصہ ہوتا ہے؟

جواب: اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر وہ ایک طرف سے سوتیلے ہیں جیسے باپ کی طرف سے بہن بھائی ہیں جو دوسری عورت سے پیدا ہوئے جنہیں ''عَلّاتی'' کہا جاتا ہے یا صرف ماں کی طرف سے بہن بھائی ہیں جو کسی دوسرے شوہر کے ذریعے پیدا ہوئے جنہیں ''اَخْیافی'' کہا جاتا ہے تو یہ اپنی شرائط کے ساتھ ورثاء ہوتے ہیں جبکہ جو دونوں طرف سے سوتیلے ہوں کہ نہ باپ کی طرف سے ہوں اور نہ ماں کی طرف سے تو وہ بہن بھائی کے رشتے کے اعتبار سے ورثاء نہیں ہیں۔

سوال: کیا دادا کی جائیداد میں پوتے کا حصہ ہوتا ہے؟

جواب: اگر کسی شخص کا انتقال ہوا اور اس کی اولاد زندہ نہیں، پوتا زندہ ہے تو یہی اپنے دادا کی جائیداد کا وارث ہوگا البتہ اگر میت کا بیٹا اور پوتا دونوں زندہ ہوں تو اب پوتا اپنے دادا کی جائیداد کا وارث نہ ہوگا۔ ایسی صورت میں وارث کو چاہئے کہ اپنے حصے سے کچھ مال اسے دیدے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جب تقسیم کرتے وقت رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجائیں تو اس مال میں سے انہیں بھی کچھ دیدو اور ان سے اچھی بات کہو۔

اس حکم پر عمل کرنے میں مسلمانوں میں بہت سستی پائی جاتی ہے بلکہ اس

---

(1)......النساء: ۸.

www.dawateislami.net

حکم کا علم ہی نہیں ہوتا البتہ یہ یاد رہے کہ نابالغ اور غیر موجود وارث کے حصہ میں سے دینے کی اجازت نہیں۔

سوال: بہت سارے لوگ اپنی نافرمان اولاد کو اپنی جائیداد سے عاق کرنے کی وصیت کرتے ہیں اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: جو شخص کسی شرعی عذر کے بغیر اپنے ماں باپ کا جائز حکم نہ مانے یا مَعَاذَاللّٰہ انہیں ایذاء پہنچائے وہ درحقیقت عاق اور شدید وعیدوں کا مستحق ہے اگرچہ والدین اسے عاق نہ کریں بلکہ اپنی فرطِ محبت سے دل میں ناراض بھی نہ ہوں جبکہ جو شخص والدین کی فرمانبرداری میں مصروف رہے لیکن والدین شرعی وجہ کے بغیر ناراض رہیں یا وہ کسی خلافِ شرع بات میں اپنے والدین کا کہا نہ مانے اور اس وجہ سے والدین ناخوش ہوں تو وہ شخص ہرگز عاق نہیں۔ حکمِ شرعی یہ ہے کہ کوئی شخص عاق ہونے کی وجہ سے ماں باپ کے ترکہ سے محروم نہیں ہوسکتا اگرچہ والد لاکھ بار اپنے فرمانبردار، خواہ نافرمان بیٹے کو کہے کہ میں نے تجھے عاق کیا یا اپنے ترکہ سے محروم کردیا، نہ اس کا یہ کہنا کوئی نیا اثر پیدا کرسکتا ہے نہ وہ اس بنا پر کوئی ترکہ سے محروم ہوسکتا ہے۔ البتہ اگر اولاد فاسق و فاجر ہے اور گمان یہ ہے کہ انتقال کے بعد وہ اس کے مال کو بدکاری و شراب نوشی وغیرہ بُرائیوں میں خرچ کرڈالے گی تو اس صورت میں زندگی میں فرمانبردار اولاد کو سارا مال دے کر اس پر قبضہ دلا دینا یا اس جگہ کو کسی نیک کام کیلئے وقف کردینا جائز ہے کہ یہ حقیقت میں میراث سے محروم کرنا نہیں بلکہ اپنے مال اور اپنی کمائی کو حرام میں خرچ ہونے سے بچانا ہے۔

www.dawateislami.net

سوال بیوی کی موت کے بعد جہیز کا حقدار کون ہوگا؟

جواب عرفِ عام کے مطابق جہیز کی مالک عورت ہوتی ہے لہٰذا اس کے انتقال کے بعد جہیز کا سامان اس کے ورثاء میں شرعی حصوں کے مطابق تقسیم ہوگا جس میں شوہر بھی شامل ہوگا۔

سوال زندگی میں اگر کسی وارث یا غیر وارث کے نام اپنی کوئی جائیداد کرادی لیکن اس پر قبضہ نہ دلایا اور انتقال ہوگیا تو اب اس جائیداد کا مالک کون؟

جواب جائیداد کسی کے نام کرنا تحفہ ہے اور شریعت میں تحفہ کیلئے اس پر قبضہ ضروری ہے، لہٰذا بغیر قبضہ کئے تحفہ دینے کا عمل شرعی اعتبار سے مکمل نہیں ہوتا لہٰذا اگر کسی شخص نے اپنی زندگی میں اپنا کوئی مال یا جائیداد زبانی یا تحریری طور پر کسی کے نام کردی، لیکن تحفہ لینے والے نے اس پر قبضہ نہیں کیا تو تحفہ مکمل نہ ہوگا بلکہ وہ چیز تحفہ دینے والے کی ملکیت پر ہی باقی رہے گی اور قبضہ سے پہلے اگر ان میں سے کسی ایک کا بھی انتقال ہوگیا تو یہ تحفہ باطل ہوجائے گا اور تحفہ دینے والے کی موت کے بعد اسکے ورثاء میں ہی تقسیم ہوگا۔ قبضہ سے مراد کیا ہے؟ اور کس صورت میں کیسے قبضہ کیا جاتا ہے اِن مسائل میں کافی تفصیل ہے اس لئے اِن مسائل کے لئے کسی مُستَنَد سُنّی دارُالافتاء میں رابطہ ضرور کریں۔

سوال والد کے انتقال کے بعد ورثاء میں بعض افراد والد کا کاروبار سنبھالتے ہیں تو کیا سب ورثاء اس کاروبار اور اسکے نفع میں حصہ دار ہوں گے یا صرف کاروبار کرنے والے؟

www.dawateislami.net

جواب مالِ ترکہ میں تمام ورثاء بطورِ شرکتِ مِلک شریک ہیں تمام ورثاء کی اجازت سے کاروبار سنبھالنے کی صورت میں ہر وارث اپنے حصہ کے مطابق کاروبار کے نفع ونقصان کا حقدار ہوگا اور اگر بعض ورثاء نے دیگر ورثاء کی اجازت کے بغیر کاروبار سنبھالا اور مزید آگے بڑھایا تو اصل مال جو کہ میت کے انتقال کے وقت کاروبار میں تھا اس میں تو ہر وارث اپنے حصہ کی مقدار کا مالک ہوگا لیکن اس مال سے حاصل ہونے والے نفع کے بارے میں حکمِ شرعی یہ ہے کہ اس نفع میں دیگر ورثاء شریک نہیں ہوں گے بلکہ یہ نفع صرف انہی افراد کا ہے جنہوں نے کاروبار بڑھا کر نفع حاصل کیا البتہ انکے لئے صرف اپنے حصہ کے مطابق نفع لینا حلال ہے اور دیگر ورثاء کے حصوں کے مطابق حاصل شدہ نفع انکے حق میں مالِ خبیث ہے انہیں چاہئے کہ اپنے حصوں سے زائد نفع دیگر ورثاء کو انکے حصوں کے مطابق دیں یا خیرات کریں اپنے خرچ میں نہ لائیں، یہی حکم مَتْروکہ جائیداد وغیرہ کے کرایوں کا بھی ہے۔[1]

تَمَّـــــتْ بِالْخَیْـــــر

وصیت

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس کی موت وصیّت پر ہو (جو وصیت کرنے کے بعد انتقال کرے) وہ عظیم سنّت پر مَرا اور اس کی موت تقویٰ اور شہادت پر ہوئی اور اس حالت میں مرا کہ اس کی مغفرت ہوگئی۔

(ابن ماجه، كتاب الوصايا، باب الحث على الوصية،۳/۳۰۴،الحديث:۲۷۰۱)

---

1 ……فتاویٰ رضویہ،۲۶/۱۳۱،ملخصاً۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1
تقسیمِ میراث اور دینِ اسلام کا اعزاز	2
تقسیمِ میراث اور فی زمانہ مسلمانوں کا حال	3
دینِ اسلام اور احکامِ میراث	3
تقسیمِ میراث کی اہمیت	7
میراث سے متعلق بزرگانِ دین کی احتیاطیں	8
مالِ وراثت کا چراغ بجھا دیا	8
مالِ وراثت کی چٹائی استعمال کرنے سے منع کر دیا	9
مالِ وراثت کی چٹائی استعمال کرنے والے کو تنبیہ	9
میں نے اپنی اولاد کو دوسروں کا حق نہیں دیا	10
اپنے مال سے متعلق ایک شرعی حکم	10
تقسیمِ میراث کے 7 فوائد و برکات	11
میراث تقسیم نہ کرنے کے 7 نقصانات	12
مالِ وراثت کے تعلق سے ہونے والے 5 بڑے گناہ	13
پہلا گناہ، وصیت کے ذریعے وارثوں کو محروم کرنا	14
پہلی وعید، وصیت کے ذریعے وارث کو نقصان پہنچانے والا نارِ جہنم کا مستحق ہے	14
دوسری وعید، اپنی وصیت میں خیانت کرنا بُرے خاتمے کا سبب ہے	15
دوسرا گناہ، مستحق وارث کو اس کا حصہ نہ دینا	15
میراث سے محروم کرنے کی وعیدیں	16
تیسرا گناہ، دوسروں کی وراثت دبانا مالِ حرام حاصل کرنا ہے	17

عنوان	صفحہ
حرام مال حاصل کرنے اور اسے کھانے کی 4 وعیدیں	17
پہلی وعید، مالِ حرام سے صدقہ مقبول نہیں اور اسے چھوڑ کر مرنا جہنم میں جانے کا سبب ہے	18
دوسری وعید، حرام غذا سے پلنے والے جسم پر جنت حرام ہے	18
تیسری وعید، لقمۂ حرام کھانے والے کے 40 دن کے عمل مقبول نہیں	18
چوتھی وعید، حرام کھانے پینے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی	19
چوتھا گناہ، وارث کا مال غَصب کرنا	19
مسلمان کا مال ناحق غصب کرنے کی 3 وعیدیں	20
پہلی وعید، غاصب کو بروزِ قیامت سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا	20
دوسری وعید، غاصب کے فرائض و نوافل مقبول نہیں	20
تیسری وعید، غاصب قیامت کے دن کوڑھی ہو کر بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوگا	21
پانچواں گناہ، یتیم وارثوں کو ان کے حصے سے محروم کر دینا	21
یتیموں کا مال ناحق کھانے کی 4 وعیدیں	21
پہلی وعید، بطورِ ظلم یتیموں کا مال کھانے والے بھڑکتی آگ میں جائیں گے	21
دوسری وعید، مالِ یتیم ناحق کھانے والوں کے منہ سے آگ نکل رہی ہوگی	22
تیسری وعید، یتیموں کا مال ظلماً کھانے والوں کا	

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
دردناک عذاب	22
چوتھی وعید، یتیم کا مال ناحق کھانے والا جنت اور اس کی نعمتوں سے محروم ہو جائے گا	23
یتیم کا مال کھانے سے کیا مراد ہے؟	23
مالِ وراثت سے متعلق پائی جانے والی 8 عمومی غفلتیں	24
پہلی غفلت، یتیم وارث کے مال سے میت کی فاتحہ، نیاز اور سوئم وغیرہ کے اخراجات کرنا	24
دوسری غفلت، یتیم اور نابالغ ورثاء کے حصوں سے بے جا اخراجات کرنا	25
تیسری غفلت، بیٹیوں اور بہنوں کو میراث سے حصہ نہ دینا	26
چوتھی غفلت، بیٹیوں اور بہنوں سے وراثت کا حصہ معاف کروالینا	27
پانچویں غفلت، بیوہ دوسری شادی کرلے تو اسے پہلے شوہر کی میراث سے حصہ نہ دینا	27
چھٹی غفلت، زندگی میں والدین سے جائیداد تقسیم کرنے کا جبری مطالبہ کرنا	28
ساتویں غفلت، والدین کو اولاد کی وراثت سے حصہ نہ دینا	28
آٹھویں غفلت، باپ کی دوسری بیوی کو حصہ نہ دینا	29
میراث سے متعلق شرعی احکامات	30

ثُلُث مال کی وصیت

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور (صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم) میری بیماری میں عیادت کے لئے تشریف لائے، آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے وصیّت کردی؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ (صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا: کتنے مال کی وصیّت کی؟ میں نے عرض کیا: راہِ خدا میں اپنے کل مال کی، آپ (صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلِہٖ وسلَّم) نے فرمایا: اپنی اولاد کے لئے کیا چھوڑا؟ میں نے عرض کیا: وہ لوگ اَغنیا یعنی صاحب مال ہیں، آپ (صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا: دسویں حصہ کی وصیّت کرو۔ تو میں برابر کم کرتا رہا یہاں تک کہ آپ (صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلِہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ثُلُث مال کی وصیّت کرو اور ثلث مال بہت ہے۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الفرائض والوصایا، باب الوصایا، الفصل الثانی، ١/٥٦٦، الحدیث: ٣٠٧٢)

www.dawateislami.net

ماخذ و مراجع

قرآن مجید	کلامِ الٰہی	☆☆☆☆
نام کتاب	**مصنف / مؤلف**	**مطبوعہ**
کنز العرفان فی ترجمۃ القران	حضرت علامہ مولانا مفتی ابوالصالح محمد قاسم القادری مدظلہ العالی	زیرِ طبع
الدر المنثور	امام جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۰۳ھ
المسند	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
صحیح البخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم، بیروت ۱۴۱۹ھ
سنن الترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن ابن ماجه	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ، بیروت ۱۴۲۰ھ
سنن دار قطنی	امام علی بن عمر دار قطنی، متوفی ۳۸۵ھ	مدینۃ الاولیاء، ملتان
المستدرك علی الصحیحین	امام ابوعبداللہ محمد حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
المعجم الکبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۲ھ
المعجم الاوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
مسند ابی یعلی	شیخ الاسلام ابویعلی احمد بن علی بن مثنی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
مشکاة المصابیح	علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ
کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
تهذیب الآثار	امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری، متوفی ۳۱۰ھ	مطبعۃ المدنی، قاہرہ
البدور السافرة	امام جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، بیروت ۱۴۲۵ھ
احیاء علوم الدین	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر، بیروت ۲۰۰۰ء
اتحاف السادة المتقین	علامہ سید محمد بن محمد حسینی زبیدی، متوفی ۱۲۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بن نقی علی خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور، ۱۴۱۸ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ، ۱۴۳۵ھ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیّتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

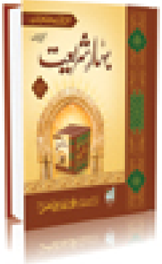

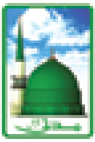

ISBN 978-969-631-479-0

0125237

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net